

فوٹو کی شرعی حیثیت

رفیع اللہ

اس بات کی عام طور پر شہرت ہو گئی ہے کہ اسلام کا دینی مزاج تصویر اور مصوری کے سخت خلاف ہے۔ اس لئے ہمارے ہاں فوٹو کو محرّمات میں شمار کیا جاتا ہے۔ درحقیقت حرمت کا یہ تصور اس لئے قائم ہو گیا ہے کہ فوٹو اور مجسمہ یا بت کے درمیان ائمہ مجتہدین نے جو امتیاز قائم کیا ہے اس کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ احادیث اور فقہ سے جن تصاویر کی حرمت کا پتہ چلتا ہے، وہ مجسم یعنی جسم والی تصاویر ہیں مثلاً مجسمہ یا بت وغیرہ۔ دوسری تصاویر جن کا سایہ نہ ہو تو اکثر ائمہ کے نزدیک یہ جائز ہے۔

وقال بعض السلف انما ينهى عما كان له ظلّ - ولا بأس بالصّور التي ليس لها ظلّ (۱)

بعض سلف صالحین فرماتے ہیں کہ صرف وہی تصویر ممنوع ہے جس کا سایہ ہو اور جس تصویر کا کوئی سایہ وغیرہ نہ ہو تو اس میں کوئی ہرج نہیں۔

آگے چل کر معلوم ہو گا کہ تمام فقہی مذاہب نے تصویر کے سلسلے میں اسی اصول کو مد نظر رکھا ہے حنفی مسلک بھی اس کی تائید کرتا ہے۔

تصویر حنفی فقہ میں

قالوا تصویر غیر الحيوان من شجرة ونحوه جائز۔ اما تصویر الحيوان فان كان على بساط او وسادة او ثوب مفرد شي او ورق فانه جائز۔ لأن الصورة في هذه الحالة تكون محتمنة. وكذلك يجوز اذا كانت الصورة ناقصة عضوًا لا يمكن أن تعيش بدونه كالرأس ونحوها (۲)

غیر جاندار اشیاء مثلاً درخت وغیرہ کی تصویر جائز ہے۔ اور اگر جاندار اشیاء کی تصاویر چٹائی، تکیہ، دری یا کاغذ وغیرہ پر ہوں تو جائز ہیں۔ کیونکہ ان حالتوں میں تصاویر کے احترام کی کوئی گنجائش نہیں۔ اسی طرح ایسی تصاویر جن میں کا کوئی ایسا عضو نہ ہو جس کے بغیر جاندار زندہ نہ ہو سکتا ہو مثلاً سر وغیرہ تو ایسی تصویر بھی جائز ہے۔

اس سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ حنفی مسلک میں کاغذ پر تصویر کی اجازت ہے۔ کیونکہ اس میں تصویر کے احترام کی کوئی صورت نہیں۔

تصاویر اور احادیث

صحیح احادیث سے بھی اس مسلک کی گنجائش ملتی ہے۔ بلکہ جس حدیث شریف کو تصویر کی حرمت کے سلسلے میں پیش کیا جاتا ہے، اسی حدیث کو اگر مکمل نقل کیا جائے تو اس سے جواز بھی ثابت ہوتا ہے۔ یہ وہ مشہور حدیث ہے کہ

لا تدخل الملائكة بيتاً فيه صورة

تصویر والے گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

ہم تکمیل فائدہ کے لئے یہ حدیث بخاری شریف سے پوری کی پوری نقل کرتے ہیں:

عن يسوع بن سعيد ان زید بن خالد الجهني حدثه ومع يسوع بن سعيد عبيد الله الخولاني، الذي كان في حجر ميمونة

حضرت بسر بن سعید سے مروی ہے کہ زید بن خالد الجہنی نے ان سے یہ حدیث بیان کی کہ ہر بسر بن سعید کے ساتھ عبد اللہ الخولانی بھی تھے، جنہوں نے ام المومنین

۱۔ قارئین جانتے ہی ہوں گے کہ درخت غیر جاندار نہیں ہیں۔

(۲) عبد الرحمن الجزيري، الفقه على المذاهب الاربعه، مطبعة الحضارة الشريعة (۱۹۳۷ء) جلد ۲ صفحہ ۵۳

رضی اللہ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
حدیث حماد بن خالد ان ابی طلحۃ حدثہ،
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: لا تمل خل
الملائکہ بیتا فیہ صورۃ۔ قال بسیر فرمن
زید بن خالد فعد ماہ فاذا نحن فی بیتہ
بیسر فیہ تصاویر۔ فقلت لعبد اللہ بن
المجد ثناء فی التصاویر؟ فقال:
الآرقم فی ثوب ألا سمعته؟ قلت لا،
قال: بلی، قد ذکرہ۔ (۳)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی گود میں پرورش پائی تھی۔ زید بن خالد
نے کہا کہ ان سے ابو طلحہ نے بیان فرمایا کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس گھر میں تصاویر مرقی ہیں اس میں
فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ بس فرماتے ہیں کہ زید بن خالد
بیچارہ ہوئے تو ہم ان کی عیادت کو گئے۔ ہم کیا دیکھتے
ہیں کہ خردان کے گھر میں ایک پردہ پر تصاویر ہیں تو میں
نے عبید خولانی سے کہا کہ انہوں نے تو ہمیں حرمت تصویق
کے متعلق حدیث بیان کی تھی۔ جواب ملا کہ کیا تم نے
نہیں سنا کہ کپڑے کی تصاویر اس سے مستثنیٰ ہیں۔ میں
نے نفی میں جواب دیا۔ انہوں نے فرمایا کہ نہیں، انہوں نے
اس کا ذکر کیا تھا۔

یہ حدیث صراحت کے ساتھ کپڑے پر منقوش تصاویر کو جائز ٹھہراتی ہے۔ اور حنفیہ نے شاید اسی
حدیث کو مد نظر رکھتے ہوئے کاغذ کو کپڑے پر قیاس کیا ہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک کاغذ کی تصویریں
بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ اس حدیث سے ابتدائی زمانہ کے مسلمانوں کے اس حسن ذوق کا پتہ چلتا ہے
کہ وہ گھروں کو تصاویر سے سجاتے تھے۔

”مارج نہیں بتاتی ہے کہ عرب تصاویر والے کپڑوں کے بڑے دلاوہ تھے۔ اور کپڑوں کی بعض
قسمیں ان تصاویر کی وجہ سے مشہور تھیں۔ مثلاً جس کپڑے پر پرندوں کی تصاویر ہوتیں انہیں ”مطیر“
کہتے تھے۔ جن پر گھوڑوں کی تصاویر ہوتیں انہیں ”مخیل“ اور جن پر اونٹوں اور کجاووں کی تصاویر
ہوتیں انہیں ”مرجل“ کہتے تھے۔ ایک صحیح حدیث میں تو یہاں تک آیا ہے کہ خود رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ایسے کپڑے استعمال فرمایا کرتے تھے۔ یہ حدیث جامع الترمذی، صحیح مسلم اور مسند احمد
وغیرہ میں بایں الفاظ موجود ہے:

عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت: خرج
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی

النبي صلى الله عليه وسلم ذات غلابة و
عليه هر طهر حل من شعير اسود (۴)
نکلتے تو وہ کالی اون کی ایسی چادر اوڑھے
ہوئے تھے جس پر تصاویر تھیں۔

(رواہ احمد و مسلم و الترمذی و صححہ

علامہ شوکانی رحمہ اللہ "هر طهر حل" کے یہ معنی بتاتے ہیں۔

ھی برد فیه تصاویر و ملک التصاویر
ھی صور الرجال (۵)
یہ تصاویر والی چادر تھی۔ اور یہ تصاویر اونٹوں
کے کجاووں کی تھیں۔

اس حدیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذوق کی نفاست کا بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ منقش کپڑوں
کو بھی پسند فرماتے تھے، جن پر تصاویر ہوتیں۔ حالانکہ اس زمانے میں تصاویر ہاتھ سے بنائی جاتی
تھیں۔ ظاہر ہے کہ سادہ کپڑوں کی نسبت ان تصاویر والے کپڑوں کی قیمت کئی گنا زیادہ ہوتی
ہوگی۔

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد تصویر کا شرعی حکم بھی بیان فرماتے ہیں:

واعمال اتخاذ ما فیہ صورة حیوان فان کان
معلقاً علی حائط أو ثوباً أو عمامة أو نحو
ذلک مما لا یعد ممتنعاً فہو حرام
وقال آخرون یجوز منها ما کان رقفاً فی
ثوبٍ سواء ممتنع أم لا یعلق فی حائط
أم لا۔ قال ہو مذہب القاسم بن محمد و
اجمعوا علی منع ما کان لہ ظل (۶)
جامدہ کی تصویر اگر دیوار پر لٹکی ہوئی ہو یا کپڑے یا کپڑی
وغیرہ پر نقش ہو تو جائز ہے کیونکہ اس صورت میں اس
کا احترام ممکن نہیں ہے کچھ ائمہ کے نزدیک کپڑے
کی تصویر مطلقاً جائز ہے۔ اس کے لئے اہانت یا
دیوار پر ہونے کی شرط ضروری نہیں۔ یہ قاسم بن محمد کا
مذہب ہے تاہم ایسی تصویر کی حرمت پر اجماع
ہے جس کا سایہ ہو (یعنی مجسمہ یا بت)

جس تصویر کا سایہ نہ ہو اس کا حکم ہم شروع میں ہی بیان کر آئے ہیں جس کے جواز کی گنجائش
تمام تقبی مذاہب میں موجود ہے۔ یعنی جب تصویر کپڑے یا کاغذ پر ہوگی تو اس کا کوئی سایہ نہ ہوگا اس
لئے جائز ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ تصاویر اگر حرام عین ہوتیں تو اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت سلیمان علیہ السلام

کبھی ان کے بنوانے کی خواہش نہ فرماتے :

وَيُكَلِّمُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ مَحَارِبٍ
وَمَا تَشَاءُ (القرآن: سبا-۲)

جن حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے محارب اور تماشل
جو وہ چاہتے تھے، بناتے تھے۔

اس کی تائید یوں کی جاتی ہے کہ تصاویر حضرت سلیمانؑ کی شریعت میں جائز تھیں، بعد میں
حرام قرار دے دی گئیں۔ تاہم اس کے لئے کوئی دلیل پیش نہیں کی جاتی۔ آخر حضرت سلیمانؑ کو بھی تو
دین ابراہیمی کے ہی متبع تھے۔

تصویر اور محراب مسجد

اس آیت میں تماشل کے ساتھ محارب کا ذکر بھی آیا ہے۔ اور جہاں تماشل کی حرمت بیان کی
جاتی ہے وہیں کچھ سلف صالحین نے محراب کو بھی ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ کیونکہ زمانہ قدیم میں جو عورتیاں
بنائی جاتی تھیں، وہ انہی محارب میں رکھی جاتی تھیں۔ علامہ ابن حزم فرماتے ہیں:

وتكره المحارب في المساجد۔۔۔ وقال
على اما المحارب فمحدث۔ واما كان
رسول الله صلعم يقف وحده ويصف الصف
الأول خلفه (۷)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بھی یہی خیال تھا۔
عن علی بن ابی طالب انہ کان یکرہ
المحارب فی المسجد (۸)

وعن سفیان الثوری عن منصور بن
المعتمر عن ابراہیم النخعی انہ کان یکرہ
ان یصلی فی طاق الامام۔ قال سفیان
ومن تکرهه۔ (۹)

حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد میں محراب ناپسند
فرماتے تھے۔

سفیان ثوری منصور بن المعتمر سے اور وہ ابراہیم
النخعی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ محراب میں نماز
پڑھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ سفیان فرماتے ہیں کہ ہم
بھی اسے مکروہ ہی سمجھتے ہیں۔

حضرت کعب رضی تو اس سے بھی سخت الفاظ استعمال کرتے ہیں:

عن کعب یكون فی آخر الزمان تنقص
اعمارهم یزینون مساجدهم یتخذون
لها مذابح کذاب النصارى - فاذا فعلوا
ذالك صبت علیهم البلاء وهو قول
محمد بن جریر الطبری وغیره (۱۰)

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ آخری زمانے میں ایک
ایسی قوم ہوگی جس کی عمریں کم ہوں گی۔ وہ مسجروں کو
خوب خوب سجائیں گے اور اس میں نصاریٰ کی طرح
قربان لگائیں بنائیں گے جب وہ ایسا کریں گے تو
ان پر افتاد پڑے گی اور محمد بن جریر طبری کا بھی یہی ترجمہ ہے۔

ائمہ کی ان تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ مساجد میں محراب بنانا تصاویر سے بھی زیادہ ناپسندیدہ
کام ہے۔ کیونکہ محراب بنانے پر جو عید بتائی گئی، وہ تصویر کی بابت کہیں بیان نہیں ہوئی تاہم اس ناپسندیدگی
کے باوجود مساجد، محرابوں سے مزین ہیں اور نوٹوں کے سلسلے میں تشدد سے کام لیا جا رہا ہے۔

مالکیہ کے نزدیک حرمت تصویر کی شرائط

تصویر کے متعلق امام مالک رحمہ اللہ کا مذہب اور بھی واضح اور مفصل ہے۔ ان کے نزدیک جاندار کی
تصویر کی حرمت کے لئے چار شرائط کا پایا جانا لازمی ہے۔ اگر ان میں سے ایک شرط بھی مفقود ہوگی تو تصویر
جائز ہوگی۔

شرط اول :

احدھا ان تكون الصورة لحيوان
سوا کان عاقلا او غیر عاقل (۱۱)

حرمت تصویر کی پہلی شرط یہ ہے کہ وہ کسی عاقل یا
غیر عاقل جاندار کی ہو۔

شرط دوم

ان تكون مجسدة (۱۲)

ائمہ بعض مالکیہ کے نزدیک ایسی مجسم تصاویر بھی جائز ہیں جو غیر دیرپا مادہ سے بنائی گئی ہوں
وقال بعضہم اذا صنعت من مادة
بعض نے کہا کہ اگر یہ کسی ایسے مادہ سے بنائی گئی

(۱۰) ابن حزم، المحلی، إدارة الطباعة المنيرية، (۱۳۴۸ھ)، جلد: ۴، ص: ۲۲

(۱۱-۱۲) الفقه علی المذاہب الاربعہ، حوالہ سابقہ، ص: ۵ (حاشیہ ۱۱)

لا یتقی فانھا تجوز (۱۳) ہوں جو باقی رہنے والا نہ ہو، تو جائز ہے۔

اور اگر یہ تصاویر جسم نہ رکھتی ہوں تو پھر جائز ہیں۔

اما اذا لم تكن مجسدة كصور الحيوان
والانسان التي ترسم على الورق
والثياب والحيطان والسقف ونحو ذلك
ففيها خلافٌ بعضهم يقول انها مباحة
مطلقاً بلا تفصيل وبعضهم يقول انها
مباحة اذا كانت على الثياب التي تستعمل
فرضاً (۱۴)

شرط سوم:

مالکیہ کے نزدیک حرمت کی تیسری شرط یہ ہے کہ وہ تصویر تب ہی حرام ہوگی جب کہ وہ مکمل اعضا

والی ہو۔

ثالثها ان تكون كاملة الاعضاء الظاهرة
التي لا يمكن ان يعيش الحيوان او الانسان
بدونها فان ثبت بطنها اوراسها او
غودك فانها لا تحرم (۱۵)

شرط چہارم

چوتھی شرط یہ ہے کہ اس تصویر کا سایہ ہو۔

والبعث ان يكون لها ظل فان كانت
مجسدة ولكن لا ظل لها، بان بنيت
في الجائط ولم ينظر منها سوى شيء
لا ظل له فانها لا تحرم (۱۶)

حرمت کے لئے چوتھی شرط یہ ہے کہ اس کا سایہ ہو۔

اور اگر تصویر جسم والی ہے لیکن اس کا سایہ نہیں مثلاً

دیوار میں اس طرح بنائی گئی ہو کہ اس میں سے اس کا اثر

ایسا حصہ نظر لے جس کا سایہ نہ ہو تو اس صورت میں بھی تصویر

حرام نہ ہوگی۔

دوسری شرائط نہ بھی ہوں تو صرف یہی چوتھی شرط ہی نوٹ کے جواز کے لئے کافی ہے۔ یہ صرف مالکیت ہی کا مسلک نہیں بلکہ اور بھی بہت سے ائمہ مجتہدین یہی رائے رکھتے ہیں اور ان حضرات کا مسلک ہم پہلے نقل کر آئے ہیں۔ اس کے علاوہ تعلیم و تربیت کے لئے جسم والی تصاویر بھی جائز ہیں۔

ولست تثنیٰ من ذلک کلمہ لعب البنات الصغار (العرائس) الصغیرۃ الذی یجوز تصویرھا و بیعھا ولو کانت مجسدة لان الغرض منها انما هو تدرب البنات وتعلیمھن ومن ہذا العلم ان الغرض من التحريم انما هو القضاء علی ما یشبه الوثنیۃ فی جمیع الاحوال (۱۷)

بچیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے گڑیاں اس سے مستثنیٰ ہیں، چاہے وہ تصاویر مجسم ہی کیوں نہ ہوں۔ کیونکہ مقصد تو بچیوں کی تربیت کرنا ہے۔ اس اصول کو مد نظر رکھتے ہوئے جاننا چاہئے کہ حرمت کا مقصد ریت پرستی کے شائبے کو ختم کرنا ہے۔

حنا بلہ :

حنا بلہ کا بھی تقریباً یہی مسلک ہے کہ اگر تصویر مکمل الاعضاء نہ ہو تو جائز ہے۔

فاذا کان مجسداً ولكن ازیل منه ما لا یتقی معه الحیاة کالرأس ونحوھا فانہ مباح (۱۸)

اگر تصویر مجسم ہو لیکن اس عضو کے بغیر جو جس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا مثلاً سر وغیرہ تو یہ جائز ہے۔

یعنی ان کے نزدیک کم از کم آدھے جسم کا فوٹو تو جائز ہوا۔

شافعیہ :

شافعیہ کا بھی تقریباً تقریباً یہی مسلک ہے۔

وان کان مجسداً فانہ یحل التفرج علیہ اذا کان علی ہیئۃ لا یعیش

اگر تصویر مجسم (جسم والی) ہے تو اس کی نمائش اس صورت میں جائز ہے جب وہ اس حالت میں

بھاکان کان مقطوع الرأس او الوسط
 او بطنه ثقب (۱۹)
 تاہم وہ اس سے پردہ فلم کے عکس کو بھی جائز قرار دیتے ہیں۔

ومن هذا يعلم جواز التفرج علی
 خیال النمل اذا لم يشتمل علی محرم
 اخر لاذها صورة ناقصة (۲۰)
 اس اصول کے تحت فلم کی نمائش بھی جائز ہے بشرطیکہ
 اس میں کوئی اور حرام چیز نہ ہو کیونکہ پردہ پر ناقص
 صورت ہی پڑتی ہے۔

حدیث شریف، مذاہب الاربعہ اور دوسرے ائمہ مجتہدین کے اقوال سے، جوہم نے پیش کئے
 ہیں، اگر کسی تصویر کی حرمت پر اجماع ہے تو وہ ایسی تھوہر ہے جس کا سایہ ہو اور اگر اس کا سایہ نہ ہو
 تو وہ جائز ہے اور چونکہ فوٹو کا بھی کوئی سایہ وغیرہ نہیں ہے اس لئے وہ بھی اکثر ائمہ کے نزدیک جائز ہے۔

(۱۹-۲۰) الفقہ علی المذہب الاربعہ حوالہ سابقہ، صفحہ (حاشیہ ۱) ص ۵۲

رسائل قشیریہ

مرکزی ادارہ تحقیقات اسلامی کی پیش کش

علم تصوف کے اولین مصنف امام قشیری رحمہ کے تین نادر رسائل

(۱) شکایۃ اهل السنۃ بھانا لھم من المحنۃ

(۲) رسالۃ ترتیب السلوک

(۳) رسالۃ السماع

عربی متن مع ترجمہ و تعلیقات، تصحیح کے مکمل اہتمام کے ساتھ پہلی مرتبہ زیور طباعت سے آراستہ ہو رہے ہیں۔

فلنے کا پتہ: پاکستان پبلشنگ ہاؤس، پاکستان چوک، کراچی ۷